مسلمان کے جھوٹے پانی وغیرہ کا حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الحمد للہ والصلاۃ علی رسول اللہ امابعد!

کنزالعمال میں ہے:

من التواضع أن يشرب الرجل من سؤر أخيه، ومن شرب من سؤر أخيه رفعت له سبعون درجة، ومحيت عنه سبعون خطيئة وكتبت له سبعون حسنة. "(کنزالعمال:5748)

کہ یہ بات تواضع میں داخل ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے جھوٹے کو پیئے اور جو اپنے بھائی کے جھوٹے کو پیتا ہے تو اللہ تعالی اس کے ستر درجات کو بلند فرماتے ہیں، اور ستر گناہ اس کے معاف کرتے ہیں اور ستر نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔

موضوعات ابن جوزی میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " من التَّوَاضُعِ أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ سُؤْرِ أَخِيهِ، وَمَنْ شَرِبَ مِنْ سُؤْرِ أَخِيهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ رُفِعَتْ لَهُ سَبْعُونَ دَرَجَةً، وَمُحِيَتْ عَنْهُ سَبْعُونَ خَطِيَّةً، وَكُتِبَ لَهُ سَبْعُونَ حَسَنَةً ".تفرد بِهِ نوح.قَالَ يحيى: لَيْسَ بشئ، وَقَالَ مُسلم بن الْحجَّاج وَالدَّارقطني: مَتْرُوك.(کتاب الموضوعات ابن جوزی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات تواضع میں داخل ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے جھوٹے کو پیئے اور جو شخص اللہ کی رضامندی

کی خاطر اپنے بھائی کے جھوٹے کو پیئے گا اللہ تعالی اس کے ستر درجات بلند فرماتے ہیں، اور اس کے ستر گناہ معاف کرتے ہوئے اس کے نامہ اعمال میں ستر نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

اس روایت کے بارے میں ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الموضوعات میں لکھا ہے کہ اس روایت کو بیان کرنے میں نوح بن مریم راوی منفرد ہیں اور امام یحی بن معین رحمہ اللہ نے اس روایت پر لیس بشی کا حکم لگایا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ راوی ناقابل اعتبار ہے، امام مسلم اور امام دار قطنی رحمہا اللہ فرماتے ہیں یہ متروک ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اوپر بیان شدہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ موضوع ہے اور محدثین فرماتے ہیں کہ لا اصل لہ یعنی اس کی کوئی اصل نہیں، لیکن اس کے باوجود علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المقاصد الحسنہ میں فرمایا ہے کہ معنوی لحاظ سے یہ روایت قابل قبول ہے، اور بطور شاہد مسلم کی ایک روایت کو پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں وہ روایت لکھی جاتی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَهَا «بِاسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا» (مسلم:2194)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا یا کسی کو پھوڑا پھنسی ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت والی انگلی کو

زمین پر رکھتے اور فرماتے: «بِاسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا» یعنی اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی کے ذریعے، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کے ذریعے، ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفاء یابی ملے۔

مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ کنزالعمال میں بیان کی گئی یہ روایت بے بنیاد ہے لیکن دیگر روایات کی بناء پر یہ کہنا ممکن ہے کہ معنوی طور پر درست ہے اور وہ بھی صرف مومن کے جھوٹے کی حد تک ہے ورنہ اس روایت میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں (ستر درجات کا بلند ہونا، ستر نیکیاں لکھا جانا،اور ستر گناہوں کا مٹ جانا) ان کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ بلکہ وہ خالص جھوٹ اور گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔